رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا ۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سات روپے

فہرست مضامین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۶ | مورخہ ۱۹۔ نومبر ۱۹۱۸ء | یکشنبہ | مطابق ۱۴ صفر المظفر ۱۳۳۷ھ | نمبر ۳۸

مدینۃ المسیح

چونکہ آج کل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت قریباً ایک سی ہی رہتی ہے۔ اسلئے روزانہ ڈاکٹری اطلاع دینی کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ حرارت پہلی کی نسبت کم ہوتی جاری ہے بھوک بھی لگتی ہے۔ وزن میں چار روز میں آدھ سیر کی زیادتی ہوئی ہے۔ الحمدللہ احباب دعاؤں میں مصروف رہیں ۔

مولوی ارجمند صاحب مولوی فاضل کا نکاح مولوی محمد امین صاحب کی ہمشیرہ امیرزادگی سے تین سو روپیہ مہر پر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۱۳ ماہ حال کو پڑھا۔ خدا مبارک کرے۔

بعد نماز عصر قرآن کریم کا درس نیز حضرت مسیح موعود کی کتب کا درس شروع ہو گیا ہے ۔

شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلیوے۔ کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوّم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے

زندگی بسر کریگا - ھشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا - اور جہانتک بس چل سکتا ہے - اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دھم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہیگا - اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

جناب میر حامد شاہ صاحب مرحوم

جناب میر صاحب مرحوم کے فوت ہونیکی افسوسناک خبر چونکہ ہمیں ۱۶ تاریخ اسوقت پہنچی - جبکہ اخبار کی آخری کاپی چھپ رہی تھی - اسلئے جتنے کاغذ باقی تھے ان پر نہایت مختصر الفاظ میں اطلاع دیدی گئی اور ہمارا خیال تھا - کہ دوسرے پرچہ کے تیار ہونے تک ہمیں جناب میر صاحب مرحوم کی آخری زندگی کے متعلق مفصل کیفیت معلوم ہو جائیگی - اور ہم انکا آخری ذکر خیر تفصیل سے شائع کر سکینگے - لیکن افسوس تا حال ہمیں کوئی ایسا خط موصول نہیں ہوا - جس سے مطلوبہ کیفیت حاصل ہو سکتی - کیا ہی مناسب ہو - کہ سیالکوٹ کے کوئی بھائی جناب میر صاحب کے آخری ایام کے ضروری ضروری واقعات اور انکی خوبیوں کے حالات لکھکر ہمارے پاس بھیجدیں - ہم اگلے پرچہ میں شائع ہونیکے انتظار کرینگے - اور جو کچھ معلوم ہو سکیگا - شائع کر دینگے ۔

فی الحال ہم جناب میر صاحب مرحوم کے خاندان سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں - کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر کی توفیق بخشے - اور تمام جماعت احمدیہ ...

فہرست نو مبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۸ء سے شروع ہوا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں انکے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں - دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں - انکو شائع کر دیا جاتا ہے - اور انہیں کا یہ نمبر شمار ہے ۔

(ایڈیٹر)

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۱۸ء

نمبر	نام	پتہ
۱۳۱۶	خان محمد صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۳۱۷	محمود ولد قادر بخش صاحب	"
۱۳۱۸	سردار صاحب	"
۱۳۱۹	کرم صاحب	"
۱۳۲۰	برخوردار صاحب	"
۱۳۲۱	اہلیہ عثمان صاحب	"
۱۳۲۲	محمد حیات صاحب	"
۱۳۲۳	خدائی صاحب	"
۱۳۲۴	اہلیہ کرم صاحب	"
۱۳۲۵	عائشہ صاحبہ	"
۱۳۲۶	غلام حسن صاحب	"
۱۳۲۷	محمود ولد احمد صاحب	"
۱۳۲۸	والدہ نبی بخش صاحب	"
۱۳۲۹	سردار شاہ صاحب	ضلع گجرات
۱۳۳۰	گلاب خانصاحب	ضلع راولپنڈی
۱۳۳۱	اہلیہ صاحبہ شیخ عبد القادر صاحب	ضلع امرتسر
۱۳۳۲	حشمت علیصاحب	پھالیاں
۱۳۳۳	شیخ داؤد صاحب	کلکتہ
۱۳۳۴	نذیر احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۱۳۳۵	نائک مولا بخش صاحب	فیلڈ
۱۳۳۶	مولوی برکت علیصاحب	گلبرگہ
۱۳۳۷	اہلیہ صاحبہ "	"
۱۳۳۸	نیر شاہ صاحب قریشی	ضلع شاہ پور
۱۳۳۹	جعفر علیصاحب	"
۱۳۴۰	منظور محمد صاحب	"
۱۳۴۱	منشی حسن بخش صاحب معرفت عبد الکریم صاحب	فیلڈ
۱۳۴۲	مسماۃ نور بھری صاحبہ	ضلع لاہور
۱۳۴۳	اہلیہ محمد اکرام صاحب	لاہور
۱۳۴۴	غلام علیصاحب	ضلع گورداسپور
۱۳۴۵	اہلیہ "	"
۱۳۴۶	عیال "	"
۱۳۴۷	اجابت حسین صاحب	بھاگلپور
۱۳۴۸	اہلیہ غلام نبی صاحب	ضلع گورداسپور
۱۳۴۹	نواب خانصاحب	ضلع راولپنڈی
۱۳۵۰	حیات بیگم صاحبہ	"

بیعت خلافت

مندرجہ ذیل احباب کو خدا تعالیٰ نے حال میں غیر مبایعین سے قطع تعلق کر کے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت سے مشرف ہونیکی توفیق بخشی ۔

نام	پتہ
افضل احمد صاحب	ضلع ہوشیارپور
کرم بخش صاحب	ریاست پٹیالہ
ڈاکٹر عبد اللہ صاحب	ضلع گجرات
بابو غلام حسین صاحب	کوہاٹ
دوست محمد خانصاحب	لاہور
پیر زمان شاہ صاحب	پشاور
میاں احمد بخش صاحب	ضلع بنوں

الصدقۃ تطفی غضب الرب

(۱) میاں تاج الدین صاحب نے لاہور سے چھ روپے بھیجے ہیں ۔

(۲) شیخ منظور الٰہی صاحب سب انسپکٹر سرسہ نے چھ روپیہ کا وی پی کرنیکی اجازت دی ۔ جزاہما اللہ - دوسرے دوست بھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۱۹ - نومبر ۱۹۱۸ء

سلطنت انگلشیہ کی شاندار فتح

جماعت احمدیہ کیلئے خوشی کا موقعہ

وہ جنگ عظیم جس نے دنیا کے امن و امان کو غارت کر دیا تھا جس کی آتشباریوں کے شعلے مشرق و مغرب - جنوب و شمال غرضکہ دنیا کے ہر گوشہ اور ہر حصہ میں پھیلے ہوئے تھے - اور جس نے سرسبز باغات کو ویران - اور محلات و قصور کو کھنڈرات کی شکل میں تبدیل کر دیا تھا - جس سے لاکھوں گھر بے چراغ - اور بیشمار خاندانوں کے نام و نشان مٹ گئے - جسکی وجہ سے لاتعداد نوعروسیں بیوائیں - ان گنت بچے یتیم - اور کروڑوں بوڑھے لاولد ہو گئے - جس کے باعث دنیا کی تجارتیں تباہ ہو گئیں - علوم و فنون پر آفتیں آ گئیں - جس کے سبب دنیا کھانے پینے کی چیزوں کیلئے از حد پریشان ہو گئی غرض وہ یاس بیش شدید جس نے سوا چار سال کے لمبے عرصہ میں بساط عالم کا نقشہ ہی بالکل بدل دیا تھا خدا کے محض فضل اور احسان کے ساتھ جابر دشمنوں کی شکست فاش اور ہماری سرکار کی شاندار فتح کی صورت میں ۱۱ - نومبر کو ختم ہو گئی - فالحمد للہ ۞

آج کل وہ دن ہیں جو سرکار انگلشیہ کے بہی خواہوں کے لئے نہایت ہی انبساط اور خوشی کے دن ہیں - انکے چہرے خوشی اور فرحت سے چمک رہے ہیں - ان کے دل سرور اور انبساط سے بلیوں اچھل رہے ہیں - ان کے سینے جوش و خروش سے معمور ہیں - اور حق تو یہ ہے - کہ اس خوشی اور خورمی کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا - جو گورنمنٹ برطانیہ کی سچے دل سے اطاعت شعار اور فرمانبردار رعایا کے ہر ایک فرد کے دل میں موجزن ہے - اگرچہ اس موقعہ پر وہ لوگ بھی جن کے دل حقیقۃً اس حکومت کی طرف سے صاف نہیں بظاہر خوشی کا اظہار کرنے میں مصروف ہونگے - لیکن ہماری جماعت جو کہ اس زمانہ میں مبعوث ہونے والے خدا کے عظیم الشان نبی سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کی ہوئی جماعت ہے اسکی خوشی ایک مخصوص شان رکھتی ہے - کیونکہ حقیقی خوشی سچی خوشی - اور مومنانہ خوشی خدا کے فضل و کرم سے اور حضرت مسیح موعود ؑ کے طفیل اسی کو حاصل ہے ۞

ہمارا مذہب ہے اور ہمارے سید و مولےٰ حضرت مسیح موعود ؑ کی کتب میں اس کا نہایت وضاحت کے ساتھ ذکر ہے - نیز اس مسلک سے تمام دنیا خوب واقف ہے کہ ہم گورنمنٹ کے سچے دل سے وفادار اور خیر خواہ ہیں کیونکہ یہ گورنمنٹ ہماری خاص محسن ہے - اور اس کے ہم پر اس قدر احسانات ہیں - کہ جن کا شمار کرنا آسان نہیں - نیز ہمارے خیال میں یہ حکومت تمام دنیا کی حکومتوں سے اعلیٰ اور افضل ہے اور ہمارے نزدیک اسکی افضلیت اور برتری کی سب سے بڑی اور زبردست دلیل یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے امن کے شہزادے اور اپنے بزرگ نبی حضرت مسیح موعود ؑ کو اسی سلطنت کے زیر سایہ مبعوث فرمایا تا وہ اپنے صلح و آشتی کے مشن کو دنیا کے سامنے پیش کرے - اور صلح و آشتی سے دنیا کے دلوں میں حقیقی معرفت اور سچے خدا کی محبت پیدا کر سکے سچے اور خدائی مذہب کی طرف دنیا کو دعوت دے - اگر یہ سلطنت واقعی طور پر عمدہ اور ساری دنیا کی سلطنتوں سے افضل و برتر نہ ہوتی تو یقیناً یقیناً خدا تعالیٰ اپنے اس نبی کو اس سلطنت کے حدود میں پیدا نہ کرتا - بلکہ کسی اور ایسی حکومت کے زیر سایہ پیدا کرتا جو دنیا میں سب سے اعلیٰ حکومت ہوتی - مگر خدا تعالیٰ کا تمام سلطنتوں کو چھوڑ کر انگریزی سلطنت کے ظل حمایت کو اپنے نبی کے لئے منتخب کرنا دلیل ہے اس بات کی کہ وہ حقیقی نور جو مدتوں سے غائب تھا - اس کے لانے والے نبی کی بعثت کے لئے موزون و مناسب تھی ۞

ہماری جماعت چونکہ ایک مذہبی جماعت ہے اسلئے ہر چیز کی مضرت و منفعت کے متعلق اس چیز کی مذہبی حیثیت سب سے پہلے ہمارے سامنے آتی ہے - اسی اصل کے مطابق ہم گورنمنٹ برطانیہ کو جب دیکھتے ہیں - تو معلوم ہوتا ہے - کہ اس حکومت نے ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو مذہبی آزادی اس قدر دے رکھی ہے - کہ جسکی نظیر نہیں مل سکتی - ہر شخص کو اختیار ہے - کہ وہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور دوسرے مذاہب میں جو نقائص ہیں ان کی تشریح تہذیب اور متانت کے ساتھ کرے - حتیٰ کہ حکومت کا جو مذہب ہے اسکی کمزوریوں کو طشت از بام کرنے میں بظاہر کوئی روک نہیں ہے ۞

پس جب اس سلطنت کے حدود میں ہر شخص کو اس قدر مذہبی آزادی حاصل ہے - تو ہماری جماعت کیلئے جس کا سب سے بڑا مقصد دنیا کی ہر ایک چیز پر دین کو مقدم کرنا ہے اس سے زیادہ خوشی کی اور کیا بات ہو سکتی ہے - کہ اس سلطنت کو پورا پورا استحکام حاصل ہو اور اسکی حدود وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائیں تاکہ اس کی وسعت کے ساتھ ساتھ ہماری تبلیغ کا دائرہ بھی وسیع تر ہوتا جائے - وہ علاقے جو آجتک حقیقی نور کی روشنی سے محروم رہے ہیں - اور جہاں کے لوگوں کے کانوں نے ابتک خدا کے اس تازہ کلام کو نہیں سنا - جو حضرت مسیح موعود ؑ پر نازل ہوا - اب سلطنت برطانیہ کے زیر انتظام آنے کے بعد سنینگے - اور ہدایت پائینگے ہاں اس نور سے وہ محروم رہینگے - جن کے دل اعمیٰ اور جن کے کان بہرے ہیں ۞

اگر ایک طرف وہ لوگ جن کو اس جنگ عظیم کے نتیجہ میں سلطنت برطانیہ کا ظل حمایت نصیب ہوا ہے۔ روحانی عافیت حاصل کرینگے۔ اور خدا کے نبی کا پیغام سنینگے۔ اور حقیقی اسلام جیسی نعمت غیر مترقبہ سے بہرہ ور ہونگے تو دوسری طرف وہ دنیوی انعامات اور آرام و امن سے بھی حصہ وافی پائینگے۔ اور آگاہ ہونگے۔ کہ دنیا میں آرام اور آسایش کی زندگی بھی کوئی چیز ہے۔ کیونکہ قرنیں گذر گئیں کہ غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ وہ طرح طرح کے ظلم و جور برداشت کر رہے تھے۔ لیکن اب جبکہ وہ ایک ایسی حکومت کے زیر انتظام ہونگے جو انکو ہر طرح کی آزادی سے مالا مال کریگی۔ تو یقیناً انہیں پہلے کی نسبت بہت زیادہ آرام و اطمینان نصیب ہوگا جسکا کسی قدر اندازہ اس اعلان سے کیا جا سکتا ہے جو حال ہی میں گورنمنٹ برطانیہ اور گورنمنٹ فرانس نے متحدہ طور پر کیا ہے اور جو یہ ہے۔ کہ "فرانس اور برطانیہ عظمیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ مشرق میں جرمن حوصلوں کی بنا پر کی ہوئی جنگ کو اس طرح پر جاری رکھیں۔ کہ ترک جن اقوام پر مظالم کر رہے ہیں۔ انہیں پورے طور پر آزاد کر دیا جائے۔ اور قومی گورنمنٹیں اور حکومتیں قائم کی جائیں جن کے اختیارات خود وہیں کی آبادی سے حاصل ہوئے ہوں۔ انہی ارادوں کو نتیجہ خیز بنانے کے لئے فرانس اور برطانیہ عظمیٰ اسی بات پر متفق ہیں کہ شام اور عراق عرب میں جنہیں اتحادیوں نے نجات دلا دی ہے۔ اور ان ممالک میں جنہیں وہ نجات دلانا چاہتے ہیں۔ گورنمنٹیں اور حکومتیں قائم کرنے میں ہمت افزائی اور امداد کی جائے۔ اور جیسے ہی وہ موثر طریق پر قائم ہو جائیں۔ انہیں تسلیم کر لیا جائے۔ ہمارا یہ ارادہ ہرگز نہیں ہے۔ کہ ہم یہاں کی آبادی کو اپنے آئین پر مجبور کریں۔ بلکہ ہم صرف اسی قدر چاہتے ہیں۔ کہ اپنی حمایت اور موثر امداد سے گورنمنٹوں اور حکومتوں کی معمولی رفتار کی ضمانت کریں۔ ہم خود ہی ہر ایک کیلئے مساوی انصاف ملک کی اقتصادی ترقی میں آسانیوں تعلیم کی اشاعت اور ان اختلافات کے مٹانے کی ضمانت کرنے کے لئے جن سے ٹرکی نے مدتوں فائدہ اٹھایا ہے۔ ان حکومتوں کو آزادی دینگے۔ اتحادی گورنمنٹیں نجات پائے ہوئے ممالک میں اس قسم کا کام کرنا چاہتی ہیں۔"

اس اعلان سے صاف معلوم ہو رہا ہے۔ کہ برطانیہ عظمیٰ کے زیر انتظام آنیوالے ممالک اور علاقوں کو کس قدر فوائد حاصل ہونگے۔

غرض گورنمنٹ برطانیہ کا فتحیاب ہونا دنیا کے ایک بڑے حصہ کے لئے بہت امن و آرام کا باعث ہوگا۔ اور ہمارے لئے تبلیغ اسلام کا میدان بہت زیادہ صاف اور وسیع ہو جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ہمارے لئے منجملہ اور وجوہات کے سرکار انگلشیہ کی فتحمندی پر خوش ہونیکی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ہمارے سید و آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ دعائیں قبول ہو رہی ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان احسانات کے شکریہ میں اس حکومت کے لئے کی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سلطنت کو تمام شرور اور دشمنوں کے حملوں سے بچائے اور دشمنوں پر کامیاب کرے۔ ایسی دعائیں آپکی کسی ایک کتاب میں محدود نہیں۔ بلکہ متعدد کتابوں میں موجود ہیں۔

پس ہم اسلئے بھی خوش ہیں کہ ہماری سرکار کی فتحمندی اور اسکے دشمنوں کی پائمالی ہمارے نزدیک نتیجہ ہے ان دعاؤں کا جو خدا کے مسیح نے اس گورنمنٹ کے حق میں کیں۔ اور یہ پوری ہو کر آپکے صادق اور راستباز ہونیکا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔

اسجگہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی صرف ایک موقعہ کی دعا کا ذکر کرتے ہیں جو آپنے گورنمنٹ برطانیہ کے حق میں کی۔ فرماتے ہیں:-

"انگریز ایک ایسی قوم ہے جنکو خدا تعالیٰ دن بدن اقبال اور دولت اور عقل اور دانش کی طرف کھینچنا چاہتا ہے۔ اور جو سچائی اور راستبازی اور انصاف میں روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں اور علوم جدید اور قدیمہ کا تو گویا ایک چشمہ ہیں اسلئے امید قوی ہے کہ خدا تعالیٰ یہ دولت (اسلام و توحید) بھی انہیں دیگا بلکہ میری فراست میں تو دلوں کے اندر ہی اندر دیدی ہے۔ بہرحال جبکہ ہمارا نظام مدنی اور امور دنیوی میں خدا تعالیٰ نے اس قوم میں سے ہمارے لئے گورنمنٹ قائم کی اور ہم نے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے جن کا شکریہ کرنا کوئی سہل بات نہیں۔ اسلئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں۔ جس طرح کہ ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔"

(شہادۃ القرآن)

پس ہمارا ایمان ہے کہ وہ مغرور اور سازوسامان سے لیس دشمن جو بڑے دعووں اور ارادوں سے ہماری گورنمنٹ برطانیہ اور اس کے حلیفوں پر حملہ آور ہوا تھا خدا کے فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل ذلت اور رسوائی کے ساتھ ۱۱۔ نومبر کو پسپا ہو گیا۔ جس سے حضرت مرزا صاحب کا برگزیدہ خدا ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ فتح ہمارے لئے دوہری خوشی کا موجب ہو رہی ہے۔

فالحمد للہ رب العلمین

مفتریات ثنائی میں سے کچھ

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مکرر شملے آئے اور ہمارے خلاف حسب عادت وعظ کرنیکا حال تو ناظرین الفضل مدت ہوئی پڑھ چکے ہیں۔ اب میں ناظرین کی خدمت میں کچھ مولوی صاحب کی دیانتداری کا نمونہ پیش کرتا ہوں۔ میرا ارادہ تو بہت ہی اس مضمون کے لکھنے کا تھا حتی کہ اسی وقت سے کتابیں میری میز پر پڑی ہی رہیں۔ لیکن کچھ ایسے موانعات پیش آگئے کہ میں کوئی بھی مضمون ان دنوں نہ لکھ سکا۔ آج چونکہ کچھ وقت مل گیا ہے۔ اسلئے مولوی ثناء اللہ کے دو افتراؤں کے متعلق یہ چند سطر لکھتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

عزت کا خطاب مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود پر اعتراضات کے ضمن میں بڑے زور شور سے بیان کیا۔ کہ "ایکدفعہ کسی شخص غلام احمد نام مدراسی کی گورنمنٹ آف انڈیا کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے 'SIR' کے خطاب کیلئے سفارش کی۔ کسی نے مرزا صاحب کو تار دیدی کہ آپ کو سرکار کیطرف سے SIR کا خطاب ملنے کی سفارش کیگئی ہے اسپر جھٹ مرزا صاحب نے ایک الہام گھڑ لیا :-

عزت کا خطاب۔ عزت کا خطاب۔ لک خطاب العزت۔ اور اس الہامی پیشگوئی کا اشتہار دیدیا۔ لیکن بعد میں جب گزٹ میں غلام احمد قادیانی کی بجائے غلام احمد مدراسی شائع ہوا۔ تو ساری شیخی کر کری ہو گئی اور یہی حقیقت مرزائی الہامات کی ہے۔"

مولوی صاحب کے اس بیان کو سن کر مجھے تو مولوی ثناء اللہ کے کذاب ہونے اور مسیح موعود کے صادق ہونیکا اور بھی یقین بڑھ گیا۔ اور ہر شخص جو اس معاملہ کی تحقیق کریگا بھی وہ اسی نتیجہ پر پہنچیگا۔ کیونکہ یہ واقعات کی بحث ہے اور واقعات بھی بدیہی۔ مولوی صاحب کے بیان سے تو میں یہی سمجھا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ میں سے کسی احمدی نے "Home Dept" سے سر کا خطاب ملنے کے متعلق دریافت کرکے شملہ سے ہی تار دیدیا تھا۔ اس لئے مجھے مولوی صاحب کے بیان کے افتراء ہونے پر یقین تام ہے۔ لیکن اگر میں جماعت احمدیہ شملہ میں سے نہ بھی ہوتا تب بھی کبھی اس بیان کی تصدیق نہ کرتا۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ ناممکن ہے کہ وہ مرید جو حضرت مرزا صاحب کو خدا کا برگزیدہ مامور اور نہایت مقدس اور کامل مظہر خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یقین کرتے ہیں۔ وہ گورنمنٹ کیطرف سے سر کے خطاب پانے کی جھوٹی خبر اپنے آقا کو پہنچائیں اور پھر اس خبر کی بناء پر وہ مامور عزت کے خطاب پانیکا مخا اشتہار دیدے اور ایسے رنگ میں وہ اشتہار دیا جائے کہ دوست دشمن میں شہرت پاجائے مگر ثابت یہ ہو۔ کہ وہ خطاب عزت کسی اور شخص کیلئے تھا۔ اور پھر وہ احمدی اخلاص صدق دل سے حضرت مرزا صاحب کو مامور من اللہ مانتے ہیں۔ باوجود اس حقیقت کے کھل جانیکے بھی احمدی ہی رہیں۔ کم از کم جماعت احمدیہ شملہ جو بقول مولوی صاحب شریک سازش تھی۔ وہ تو فوراً منکر ہو جاتی۔ کیونکہ کسی کی عزت کا دل میں باقی رہنا باوجود اس کے افتراء کھل جانیکے فطرتاً انسانی کے خلاف ہے۔ یہ بات الگ ہے کہ کسی کی فطرۃ اسقدر مسخ ہو چکی ہو کہ وہ ہماری نسبت یقین رکھے کہ ہم لوگ خود ہی ایک شخص کو خدا سے غیب کی خبریں پانیوالا مشہور کرتے ہیں پھر خود ہم بعض مخفی خبریں معلوم کر کے اسے پہنچا دیتے ہیں۔ اور اسپر وہ شخص لمبے چوڑے اشتہارات نکالتا ہے۔ باوجود اس کے ہم بڑے راسخ الاعتقاد اور سچے مرید ہیں۔ مگر فطرت کا مطالعہ کرنیوالا ہر شخص ایسا یقین رکھنیوالے کو بھی بدفطرت قرار دیگا۔

اصل حقیقت حضرت اقدس کی خدمت میں نہ تو کوئی تار دیا گیا اور نہ حضرت اقدس نے کبھی اس قسم کا اعلان کیا کہ گورنمنٹ کیطرف سے مجھے عزت کا خطاب ملنے والا ہے۔ اور جس اشتہار کا مولوی ثناء اللہ صاحب نے ذکر کیا ہے۔ وہ اشتہار گورنمنٹوں کے خطابوں کے خلاف ہے اور آسمانی گورنمنٹ سے بذریعہ نشان آسمانی عزت دیئے جانے کے متعلق ہے جیسا کہ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں :-

"ایک الہامی پیشگوئی کا اشتہار"

چونکہ مجھے ان دنوں میں چند متواتر الہام ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ عنقریب آسمان سے کوئی ایسا نشان ظاہر کریگا جس سے میرا صدق ظاہر ہو اسلئے میں اس اشتہار کے ذریعہ سے حق کے طالبوں کو امیدوار کرتا ہوں کہ وہ وقت قریب ہے کہ جبکہ آسمان سے کوئی تازہ شہادت میری تائید کیلئے نازل ہوگی یہ ظاہر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ کے مامور دنیا میں آئے ہیں گو ان کی تعلیم نہایت اعلیٰ تھی اور ان کے اخلاق نہایت اعلیٰ تھے اور ان کی تزکیہ نفوس کی قوت بھی اعلیٰ درجہ پر تھی۔ لیکن ان کا خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونا لوگوں نے قبول نہ کیا جب تک کہ ان کی تائید میں آسمان سے کوئی نشان نازل نہیں ہوا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ اس جگہ بھی بارش کیطرح اپنے نشان ظاہر کر رہا ہے۔ تا دیکھنے والے دیکھیں بعد سو چند دن سے سے ہیں۔ اور اب مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ ایک برکت اور رحمت اور اعزاز کا نشان ظاہر ہوگا۔ جس سے لوگ تسلی پا جائینگے جیسا کہ ۱۴ر ستمبر ۱۸۹۹ء ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لک خطاب العزت۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔ یہ تمام خدا تعالیٰ پاک قدیر کا کلام ہے جس کو میں نے موٹی قلم سے لکھدیا ہے۔ اگرچہ انسانوں کیلئے بادشاہوں اور سلاطین وقت سے بھی خطاب ملتے ہیں

مگر وہ صرف ایک لفظی خطاب ہوتے ہیں جو بادشاہوں کی مہربانی اور کرم اور شفقت کی وجہ سے یا اور اسباب سے کسی کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور بادشاہ اس کے ذمہ وار نہیں ہوتے۔ کہ جو خطاب انہوں نے دیا ہے اس کے مفہوم کے موافق وہ شخص اپنی تئیں ہمیشہ رکھے جسکو ایسا خطاب دیا گیا ہے مثلاً کسی بادشاہ نے کسی کو شیر بہادر کا خطاب دیا تو وہ بادشاہ اس بات کا متکفل نہیں ہو سکتا کہ ایسا شخص ہمیشہ اپنی بہادری دکھلاتا رہیگا۔ بلکہ ممکن ہے کہ ایسا شخص ضعف قلب کی وجہ سے ایک چوہے کی تیز رفتاری سے بھی کانپ اٹھتا ہو۔ چہ جائیکہ وہ کسی میدان میں شیر کی طرح بہادری دکھلاوے لیکن وہ شخص جسکو خدا تعالیٰ سے شیر بہادر کا خطاب ملے اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ درحقیقت بہادر ہی ہو کیونکہ خدا انسان نہیں ہے کہ جھوٹ بولے یا دھوکا دیوے یا کسی پولیٹکل مصلحت سے ایسا خطاب دیدے جسکی نسبت وہ اپنے دل میں جانتا ہے کہ دراصل وہ شخص اسی خطاب کے لائق نہیں ہے اسلئے یہ بات محقق امر ہے کہ فخر کے لائق وہی خطاب ہے جو خدا تعالیٰ کیطرف سے ملتا ہے۔

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۱)

اشتہار مذکور کی مندرجہ بالا عبارت میں ایک عزت کے خطاب پانیکی حقیقت کھول کر بیان کر دی گئی ہے۔ مجھے اپنی طرف سے تشریح کی حاجت نہیں۔ ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اور اس کے ہم خیالوں سے پوچھتا ہوں کہ وہ بتائیں کہ جب حضرت مرزا صاحب نے بادشاہی خطابوں کو **صرف ایک لفظی خطاب** قرار دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ **فخر کے لائق وہی خطاب ہے جو خدا تعالیٰ کیطرف سے ملتا ہے** تو کس طرح اس عزت کے خطاب والے الہام الٰہی کے یہ معنی کر لئے کہ گورنمنٹ کیطرف سے سر کا خطاب ملنے کی امید پر یہ اشتہار جاری کیا گیا تھا۔ اشتہار میں تو یہ بھی کھول کر لکھا ہے کہ الہام الٰہی میں ایک **بڑا نشان اُس کے ساتھ ہو گا** کے الفاظ دلالت کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ میرے صدق دعوے کیلئے کوئی بین نشان ظاہر فرمائیگا جو انسانی ہاتھوں سے بلند تر ہوگا جسکے باعث سلیم الفطرت لوگ مجھے قبول کر لینگے۔ پس اس کھلی ہوئی تشریح کے موجود ہوتے ہوئے مولوی ثناء اللہ کا اعتراض محض ان کے بغض کا نتیجہ ہے۔ اگر مولوی صاحب کو خیال ہے کہ وہ اپنے اس افترا میں حق بجانب ہیں تو وہ ثابت کریں کہ واقعی مسیح موعودؑ کو کسی نے اس مضمون کا تار دیا تھا کہ آپکے Sir کے خطاب کے لئے گورنمنٹ نے سفارش کی ہے اور پھر اسکے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے عزت کے خطاب پانیکا اشتہار دیا تھا۔ اگر وہ یہ ثابت کر دیں تو ہم تسلیم کر لینگے کہ واقعی ان کو بدظنی کیلئے ایک وجہ تھی اور انکا اعتراض انکی بد فطرت کا نتیجہ نہیں۔ ورنہ یہ ایک ہی افترا انکے شقی ازلی ہونے پر کافی شہادت ہے۔ ہم بڑے زور سے کہتے ہیں کہ مولویصاحب اور انکے تمام ہم خیال اگر مل کر بھی زور لگائیں تو بھی وہ اس شتائی افترا کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ یہ ممکن ہے کہ مولویصاحب جان چھڑانے کو یہ لکھ دیں کہ اچھا انعام مقرر کرو میں ثابت کر دونگا۔ اسلئے ہم مولوی صاحب کو

پچاس روپے انعام

دیں گے اگر وہ واقعی کوئی ثبوت پیش کر سکیں۔ و

ان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعودؑ اور عزت کا خطاب

حضرت مسیح موعودؑ کا وہ اشتہار جس کا اقتباس اوپر دیا گیا ہے پیغامیوں کیلئے بھی جو نبوت مسیح موعودؑ کے منکر ہیں قابل غور ہے۔ کیونکہ پیغامیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ کا خطاب دیا ہے تو وہ یونہی ایک Honorary خطاب ہے حقیقی Honour کا خطاب یعنی نبی ہونے کی عزت تو دراصل حضرت صاحب کو حاصل نہیں۔ مگر خدا نے یونہی آپ کو یہ خطاب دیدیا ہے۔ حالانکہ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انسان نہیں ہے جو جھوٹ بولے یا دھوکہ کھاوے۔ یا پولیٹیکل مصلحت سے ایسا خطاب دیدے جس کی نسبت وہ جانتا ہے کہ دراصل وہ شخص اس خطاب کے لائق نہیں۔ پس یہ بات محض غلط ہے کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اللہ کا اعزازی خطاب یونہی دیدیا ہے۔ بلکہ یہ ویسا ہی عزت کا خطاب ہے جیسے دوسرے نبیوں کو عزت کے خطاب ملتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس عزت کے خطاب کی تشریح میں حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

فخر کے لائق وہی خطاب ہے جو خدا تعالیٰ کیطرف سے ملتا ہے۔ اور وہ خطاب دو قسم کا ہے اول وہ جو وحی اور الہام کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کیطرف سے عطا ہوتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے پاک نبیوں میں سے کسی کو صفی اللہ کا لقب دیا اور کسی کو کلیم اللہ کا اور کسی کو روح اللہ کا اور کسی کو مصطفٰے اور حبیب اللہ کا ان تمام نبیوں پر خدا کا سلام اور رحمتیں ہوں۔

اب بتاؤ کیا یہ سب خطاب یونہی تھے کوئی مسلمان ہے جو یہ مان لے کہ رسول اللہ صلعم مصطفٰے اور حبیب اللہ نہ تھے بلکہ یونہی Honorary خطاب تھے۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ پیغامیوں نے مسجد ضرار قائم کرنیکے لئے خلافت کا انکار کیا ہے اور منشا یہ

مل جائیں تو جھگڑا اڑا دیتے ہیں مثلاً یہی اعزازی خطاب کا لفظ دیکھ لو۔ صرف ایکدفعہ براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۱۸۶ پر اس طرح آیا ہے :-

> کوئی شخص اسجگہ نبی ہونیکے لفظ سے دھوکہ نہ کھاوے۔ میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ وہ نبوت نہیں ہے جو ایک مستقل نبوت کہلاتی ہے کوئی مستقل نبی امتی نہیں کہلا سکتا۔ مگر میں امتی ہوں پس یہ صرف خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک اعزازی نام ہے جو آنحضرت صلعم کی اتباع سے حاصل ہوا تا حضرت عیسیٰ سے تکمیل مشابہت ہو۔

یہاں اگرچہ مستقل نبوت کے مقابل اتباع محمدیہ سے نبی کا اعزازی نام پانے سے صرف یہ ظاہر کرنا مقصود تھا۔ کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی اور یہی بحث اس صفحہ براہین پر ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ اعزاز کی غرض تکمیل مشابہت قرار دیگئی ہے۔ جس سے صاف سمجھ آتا ہے کہ یہ اعزاز وہ اعزاز نہیں جو کج دل لوگوں کے دل میں سمایا ہوا ہے۔ کیونکہ جھوٹ موٹ کے کسی خطاب سے کوئی شخص کسی سچے خطاب والے کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیا کوئی مفلس شخص صرف بادشاہ کہلا کر بادشاہ سے تکمیل مشابہت کر لیتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ایک غیر نبی نبی کہلا کر کبھی کسی نبی سے تکمیل مشابہت نہیں کر سکتا پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جب کاملین امت حسب حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل مذکورہ بالا عبارت سے صرف دو ورق پہلے صفحہ ۱۸۲ پر نبیوں سے مشابہ قرار دئے گئے ہیں تو کسطرح اب اکمل الکاملین کی تکمیل مشابہت کے لئے نبی کا نام پانیکے وہ معنے ہو سکتے ہیں جو پیغامیوں نے سمجھے ہیں تکمیل مشابہت کا لفظ تو چاہتا ہے۔ کہ نبیوں سے مشابہت رکھنے والے لوگوں کی نسبت کچھ زیادتی ہو۔ تاکہ تکمیل مشابہت ہو مگر باایں ہمہ دھوکہ دینے کیلئے منکرین نبوت جابجا اعزازی نام کا ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ اعزازی نام کی تشریح مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ میں مندرجہ ذیل ہے :-

> بالآخر یاد رہے کہ اگر ایک امتی کو جو محض پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **درجہ وحی اور الہام اور نبوت کا** پاتا ہے۔ **نبی کے نام کا اعزاز دیا** جائے۔ تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی (چشمہ مسیحی صفحہ ۴۲)

مگر باوجود اس صاف اور کھلی ہوئی تشریح کے جو براہین سے بھی بعد کی ہے جسمیں درجہ نبوۃ پاکر نبی کے نام کا اعزاز پانا پایا گیا ہے پھر بھی کہے جاتے ہیں کہ یونہی Honorary خطاب ہے۔ افسوس! ان لوگوں پر جو انکی اس بیہودگی کو جانتے ہیں اور پھر انپر حسن ظن رکھتے ہیں۔

ایک اعتراض کا جواب

﴿فی قلوبھم زیغ﴾ کے مصداق اس تشریح سے عاجز آکر یوں اٹھینگے کہ اچھا مرزا صاحبؑ اوائل میں نبی ہونے سے کیوں انکار کرتے رہے جب کہ خدا تعالیٰ نے انہیں نبی کا اعزاز بخشا تھا اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ابتدا دعوے سے ہی یہ بات کھولکر بیان کی ہے کہ میں ایک پہلو سے نبی ہوں۔ اور ایک پہلو سے امتی۔ اور اس امر کا انکار کبھی کسی تحریر میں حضرت اقدسؑ نے نہیں فرمایا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ نبی اور امتی کو آپ محدث بھی کہا کرتے تھے۔ کیونکہ آپکا عام مسلمانوں کی طرح یہ خیال تھا کہ نبی براہ راست ہوتا ہے۔ نیز آپکو خدا نے محدث اللہ کا بھی خطاب دیا تھا۔ لیکن بعد میں خدا سے علم پاکر آپؑ نے محدث سے بڑھکر خدا کے حکم کے موافق نبی اللہ ہونیکا دعویٰ کیا ہے ؎

محمد الدین از شملہ

کانفرنس صلح میں ہندوستانی کا قائم مقام

〰〰〰〰

ایسوشیئٹیڈ پریس کا تار کلکتہ مظہر ہے کہ آنریبل مسٹر ایس پی سنہا جو ابھی امپیریل کانفرنس و امپیریل کیبنٹ میں شرکت کے بعد ہندوستان پہنچے انہیں کانفرنس صلح میں ہندوستان کے قائم مقام کے طور پر شرکت کیلئے تیار رہنے کا دیا ہوا ہے۔

ووکنگ مشن کا نیا طرز عمل

جب سے پیسہ اخبار میں ووکنگ مشن کا یہ راز فاش ہوا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب کے منجملہ اور کارناموں کے ایک یہ بھی ہے۔ کہ جہاں کہیں کوئی پرانا نومسلم انگریز جو سالہا سال سے مسلمان چلا آتا ہے۔ اتفاقاً کہیں ووکنگ چلا گیا۔ خواجہ صاحب نے جھٹ اس ماہ کی رپورٹ میں اپنے نومسلموں کے درمیان اسکا نام لکھ کر اپنی کارروائی کو فروغ دیدیا۔ شکر ہے۔ کہ اخبار پیغام صلح صرف اردو میں ہے۔ اور اس ملک کے لوگوں کے پاس نہ وہ آتا ہے اور نہ وہ اسے پڑھ سکتے ہیں۔ ورنہ اسلامی مشنریوں کی جو بدنامی اس ملک میں ہوتی وہ ظاہر ہے۔ لیکن جب سے یہ راز پیسہ اخبار میں افشا کیا گیا ہے۔ تب سے خواجہ صاحب نے کمال ہوشیاری کے ساتھ ایک نیا طرز اختیار کیا ہے۔ کہ عموماً اپنی رپورٹ میں نومسلم کا نام نہیں لکھتے۔ انگریزی رسالہ میں تو بالکل ہی نہیں لکھتے کیونکہ وہ اس ملک میں شائع ہوتا ہے۔ اور نام لکھنے سے رپورٹ کا غلط ہونا جلد ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر اخبار پیغام میں بھی عموماً نام نہیں دئے جاتے چنانچہ اخبار پیغام ۹ جون ۱۹۱۶ء میں "کامیاب اسلامی تحریک" کے زیر عنوان رپورٹ یہ کیگئی ہے۔ کہ خدا کے فضل سے گذشتہ ماہ بھی قبولیت اسلام سے خالی نہیں گیا۔ ایک بزرگ داخل اسلام ہوئے۔ ان کے ہمراہ ان کی دختر نیک اختر بھی دائرہ اسلام میں آئی ہے۔ اور ایک نوجوان فوجی افسر بھی زمرہ مسلمین میں آگئے ہیں۔ نہ بزرگ کا نام و نشان نہ انکی دختر کا اور نہ کپتان صاحب کا۔ کیا اس سے بڑھکر کوئی مہمل رپورٹ دنیا میں ہو سکتی ہے تاہم جس ماہ کی رپورٹ ہے اسکی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ماہ میں ایک صاحب جو پہلے آئرلینڈ میں رہتے تھے۔ اور ایک سال سے زائد عرصہ ہوا کہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ جب کہ انہوں نے شاید خواجہ صاحب کا نام بھی نہ سنا تھا۔ اپنی

حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق میں آیاتِ باقی و شہاداتِ آسمانی

(منظومہ قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور)

گوش دل سے تم سنو اے ساکنانِ ہر دیار
ہم سناتے ہیں تمہیں وحیِ خدائے کردگار

جب ہوا ماموریِ الٰہی پھر جناب جبرئیل
حضرت احمد نبی اللہ پہ اُترے بار بار

حکم حق لائے کہ تم کہدو بلا خوف و خطر
ہم ہی موعود ہیں جن کا تھا تمکو انتظار

ہم مثیل ابن مریم مہدی معہود ہیں
اور بروز حضرت فخر الرسل فخر الخیار

ہم کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہیں
نیز ابراہیم ہیں نسلیں ہیں اپنی بے شمار

مسیحا بنکے ہم بھی دیکھتے روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ ہے سارا مدار

ہم جری اللہ ہیں بظہر حلیہ رسل ع
ہم نبی اللہ ہیں اور مرسل پروردگار

دعوت حق ہم سنانے آئے ہیں ہر قوم کو
اسود و احمر کو سننے کرنا ہے اب ہوشیار

آسماں پر دعوتِ حق کیلئے اک جوش ہے
ہو رہے ہیں نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

کیوں عجب کرتے ہو گر ہم آگئے ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

چمکو اصدق السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز سن لو از زمیں آمد امام کامگار

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
این دو شاہد از پئے تصدیق من چوں بیقرار

پھر بھی گر قائل نہیں ہو تم ہماری صدق کے
دیکھ کر صدہا نشاں پر تم نہیں اپنے [illegible]

ہم سناتے ہیں تمہیں کچھ اور پیشگوئیاں
وحی حق سے ہے خواہ گر تم یا نہ انہیں اعتبار

یہ نشاں ہیں مختلف لیکن نتیجہ ایک ہے
یعنی ان پر ہے ہماری صدق دعویٰ کا مدار

لو سنو تم غور سے اب ساری آیات مبیں
پورا ہوئیگا کرو تم شوق سے پھر انتظار

کان دھر کر سن اے یورپ تو نہیں ہے امن میں
گوش دل سے ایشیا سن تو نہیں ہے رستگار

اے جزائر میں سکونت رکھنے والو سن رکھو
کوئی مصنوعی خدا آتا نہیں ہے اب بکار!

ہمکو آتے ہیں نظر گرتے ہوئے آباد شہر
گرتی ہیں آبادیاں اور اٹھتی ہیں انکی غبار

یورپ اور باقی ممالک عیسوی پر آتی ہے
اک مرض طاعون سی جس سے ہو پیدا انتشار

آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
جس سے گردش کھائینگے پہاڑ شہر اور مرغزار

ہر طرف انکی لپیٹ میں آگئی ہر شے نظر
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

دیکھ لوگے ہر طرف اموات کا بازار گرم
نالیاں خون کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار

خون سے کر مردوں کے کوہستاں کے آبِ رواں
سرخ ہوجاوینگے جیسے ہو شراب انجبار

ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست بیخود راہوار

اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسماں حملے کریگا کھینچ کر اپنی کٹار

اسقدر پڑ جائیگا اس قہر حق سے انقلاب
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

کشتیاں چلتی نظر آتی ہیں تا ہوں کشتیاں
ہو رہے ہیں سب اہل کشتی وارد دار البوار

سے ہوا آتی ہوئی دیکھیں گے لوگ
جس کے زہر آلود اثر سے ہو رہینگے بیقرار

ناک سی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں وہ
جن کو تھا فخر الرسل اور سب رسولوں سے نقار
آسماں نازل کریگا ان پہ آفاتِ عظیم
اور زمیں بھیجے گی ان پر تند باد و آب و نار
بس نہیں ہوگا یہاں پر بلکہ ظاہر ہونگیں
اور بھی صدہا نشاں منجانب پروردگار
سلطنت ترکی کے جو سلطاں ہیں بیجے ہاتھ سے
ان کے سلطاں کا برا انجام ہوگا آشکار
روم والوں کو ملیگی پاس والوں سے شکست
اپنے ماتحتوں کے ہاتھوں سے بنیگے زشت و خوار
بعد از مغلوب ہونیکے وہ غالب ہونے ہیں
اپنے دشمن پر کہ تا قائم رکھیں اپنا وقار
جنگ پھر پیش آئیگی اک اور اہل روم کو
جن میں ہونگے پہلے غالب اور پھر مغلوب و خوار
سلطنت ایران کے شاہی قیصر میں اک زلزلہ
آئیگا اس زور سے جس سے ہو کسریٰ کی خوار و زار
شاہِ کابل کی ریاست میں مریں گے عنقریب
آدمی اس کی رعایا میں سے پچاسی ہزار
شہر کابل میں ہمارے مولوی عبد اللطیف
احمدی ہونے کے باعث ہو چکے ہیں سنگسار
خانہ ان مظلوم کا پابندِ جولانِ گراں
خوں سے خارج ہوا املاک سے بے اختیار
شاہ نے شاہی کے نشے میں کیا ظلم عظیم
جن کے باعث آنے ہیں اب اسپہ دن تاریک و تار
آہ! جو مظلوم پر ہونا تھا وہ تو ہو چکا
لیکن اب باقی ہے ظالم اسپہ بجلی پڑنی ہے بار
شاہ اور اس کے اراکیں جو شریکِ ظلم تھے
اسکے خمیازہ میں اب ہوتا ہے انہوں نے تختۂ مشق سا
اہل مشرق میں سے ہوگا ایک طاقت کا عروج
جس سے حالت کوریا کی ہو سکیگی مردہ وار
سر زمینِ ہند میں آنے ہیں آفاتِ عظیم
جس سے ہو جائے گو ہی محشر کا نقشہ آشکار
ہندو! اے دیکھ لینگے آنکھ سے طوفانِ نوح
لوط کی بستی کے سے ہیں دیکھنے اجڑے دیار

ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش پر
نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار
خطۂ پنجاب میں آتا ہے طاعوں پھر دگر
تخم بویا ہے ملک نے ہو رہیگا کشت زار
ملک بنگالہ کی دلجوئی بھی اب ہونیکو ہے
تاکہ خوش ہو جائیں وہ جو ہو چکے ہیں دلفگار
کرنیوالا ہے جوالا پر تجلی ذوالجلال
جس سے بل جائیگی آبادی و دشت و کوہسار
وہ تزلزل ڈالدیگا اب ہمارا دبدبہ
گو زمیں جس سے نظامی ہو رہیگا بیقرار
قادیاں ہونا ہے قصبہ اور پھر شہرِ عظیم
جمع ہوئے ہیں یہاں سوداگرانِ مالدار
کثرتِ مخلوق سے ہوگا یہاں پر وہ ہجوم
جن سے پائیگا بمشکل راستہ ہر راہوار
لعل اور جوہر نظر آئینگے دکانات پر
رونقِ بازار جس سے ہو سکیگی آشکار
قادیاں میں پھر ملا امن مخلوق ہے
رہنے والے اس کے ہونگے آفتوں سے رستگار
لانیوالے ہیں یہاں پر ہر طرف سے پیشکش
آنیوالے ہیں یہاں پر ساکنانِ ہر دیار
ہم سے جو ہوگا الگ وہ جلد کاٹا جائے گا
ہو وہ سلطاں یا کہ قیصر یا ہو کوئی تاجدار
ڈھونڈتے آئینگے برکت بادشاہ اس لبس سے
جو ہمارے تن سے اترا ہو بطور یادگار
آج لوگوں کی نگاہ میں احمدیت ہے حقیر
پر بہت نزدیک ہیں وہ دن کہ ہو اس پر بہار
پھیل جاویگا جہاں میں ہر طرف یہ سلسلہ
تخم بویا اس کا ہم نے لائیگا یہ برگ و بار

مذکورہ بالا اشعار میں جن پیشگوئیوں کا ذکر ہے قاضی صاحب موصوف نے ان کے حوالجات بھی دئے تھے لیکن وقت پر مکمل نہ ہونے کی وجہ سے درج نہ کئے جا سکے۔

خاکسار
(ایڈیٹر)

اہلحدیث کے سوالوں کا جواب

امام الزمانؑ اور اسکے منکر

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۲۵ - اکتوبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۲ پر دو سوال تحریر کر کے لکھا کہ ان کا جواب دینا مرزائیوں کا فرض ہے - لہذا ان کا جواب لکھا جاتا ہے :-

پہلا سوال - ابو الوفا صاحب فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا اس حدیث میں امام سے مراد امیر المومنین یعنی بادشاہ اسلام ہے اور یہ کہ جس زمانہ میں اور جس ملک میں کوئی بادشاہ اسلام ہو اس ملک کے رہنے والے کسی مسلمان کو اس سے علیحدہ رہنا اسکی اطاعت نہ کرنا جائز نہیں اگر کوئی ایسا ہو گا تو اس حدیث کے مطابق جہالت یعنی کفر کی موت مریگا - لیکن اگر جس ملک میں اسلامی بادشاہ نہ ہو تو اس کا حکم فان لم تکن جماعۃ ولا امام فاعتزل تلک الفرق کلھا ہے جب کسی ملک میں مسلمانوں کا امیر نہ ہو تو اس حالت میں تم ان سب سیاسی جماعتوں سے علیحدہ ہو کر زندگی گذارو) نیز یہ بھی لکھا ہے - کہ اس حدیث کو مجدد سے بھی کوئی تعلق نہیں وہ ایک مذہبی امام ہے - اس حدیث میں سیاسی امام مراد ہے مجدد کی یہ شان نہیں کہ جو اسکو نہ پہچانے وہ جہالت یا کفر میں مریگا کیونکہ مجدد کی تعیین شخصی نہ کبھی ہوئی نہ اسکا منکر کافر ہوا نہ اسپر کسی نے فتویٰ کفر یا بغاوت کا لگایا یہ سب نوحات سیاسی امام کے ہیں - انتہی ؛

جواب - مولوی صاحب ذرا غور فرماتے تو سمجھ لیتے - کہ امام الزمان سے مراد بادشاہ اسلام نہیں اسلئے کہ اگر امام سے مراد بادشاہ ہی ہے تو مولویصاحب کو بادشاہ اسلام کی قید لگانے کی کیا ضرورت تھی - اسلئے کہ حدیث میں تو اسلام کا لفظ نہیں ہے نیز امام کے معنی لسان العرب صفحہ ۸۹ میں یوں لکھتے ہیں کہ (۱) الامام کل من ائتم بہ قوم کانوا علی الصراط المستقیم او کانوا ضالین (۲) وسیدنا رسول اللہ امام امتہ وعلیھم جمیعًا (۳) والامام ما ائتم بہ من رئیس وغیرہ والجمع ائمۃ وفی التنزیل العزیز فقاتلوا ائمۃ الکفر ای قاتلوا رؤساء الکفر (۴) وامام کل شیءٍ قیّمہ والمصلح لہ والقراٰن امام المسلمین وسیدنا محمد رسول اللہ امام الائمۃ والخلیفۃ امام الرعیۃ وامام الجند قائدھم یقال امامنا ھذا حسن الامۃ ای حسن القیام یا ما متہ اذا صلّی بنا و اممت القوم فی الصلوٰۃ امامۃً وائتم بہ اقتدیٰ بہ -

(۱) امام ہر ایک اس شخص کو کہا جاتا ہے کہ جسکی قوم اقتداء کرے وہ صراط مستقیم پر ہوں یا ضالین ہوں اور رسول کریمؐ اپنی امت کے امام ہیں اور سب پر اسکی سنت کی اقتداء کرنا لازم ہے (۲) امام اسکو بھی کہا جاتا ہے کہ جسکی اقتدار کیجائے رئیس اور اسکے غیر سے اور اسکی جمع ائمہ ہے اور جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے تم ائمہ کفر یعنی رؤسا کفر سے لڑو (۳) پھر امام ہر ایک چیز کا قیم اور مصلح ہوتا ہے اور قرآن کریم مسلمانوں کا امام ہے اور رسول کریمؐ امام ائمہ کے ہیں اور خلیفہ امام رعیۃ کا اور لشکر کا امام کمانڈر ہے پھر نماز پڑھانے والے کو بھی امام کہتے ہیں - پھر اسکے معنی فرائد اللغۃ جزو اول صفحہ ۱۹ میں لکھے ہیں کہ الامام ماخوذ من التقدم فھو المتقدم فیما یقتضی وجوب الاقتداء بغیرہ و فرض طاعتہ فیما تقدم فیہ - کہ امام تقدم سے ماخوذ ہے پس امام متقدم ہے اس چیز میں جس میں وجوب اقتداء لغیرہ کا واجب ہے اور اس کی اطاعت جس میں وہ متقدم ہے فرض ہے ؛

پس اگر مراد امام سے مذکورہ بالا حدیث میں بادشاہ ہی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ پھر اسلام کی قید کیوں ہے جبکہ حدیث میں مطلق ہے - اگر غیر مسلم بادشاہوں کے لئے بھی تو حکم ہے کہ انکی اطاعت کرو جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پھر رسول کریمؐ فرماتے ہیں وان امر علیکم عبد حبشی کہ اگر تم پر ایک حبشی غلام بھی بنایا جائے تو بھی اسکی اطاعت کرو - پھر رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ اگر تم پر جابر بھی بادشاہ ہو جائے اور تمہارا مال وغیرہ چھین لے تو بھی تم اس کی اطاعت کرو تو آیا اطاعت کا اتنا سخت حکم ہوتے ہوئے کیا کسی مسلمان کو جائز ہے کہ وہ غیر مسلم بادشاہ کی اطاعت نہ کرے پھر یہ قید کہ بادشاہ اسلام کی کسی مسلمان کے لئے اطاعت نہ کرنا جائز نہیں کیا کافر بادشاہ کی جبکہ وہ حکمران ہو اطاعت نہ کرنا جائز ہے - کیا آپ سلطنت انگلشیہ کے ماتحت رہکر انکی اطاعت میں زندگی بسر نہیں کرتے - پس یہ استدلال کہ جب اسلامی بادشاہ نہ ہو تو فاعتزل تلک الفرق کلھا (علیحدہ ہو کر زندگی گذارو) غلط ہے - اس لئے کہ اگر اسلامی بادشاہ نہ بھی ہو کافر ہی ہو یا حبشی ہی ہو تو بھی اسکی اطاعت کرنا لازم ہے - مولوی صاحب! سنئیے ! ! اس حدیث کا مطلب اصل میں یہ ہے - راوی رسول کریمؐ سے پوچھتا ہے کہ جب شر آجائے اور فسق پھیل جائے تو میں کیا کروں اور اس سے کس طرح بچوں - اسپر رسول کریمؐ نے فرمایا تلزم جماعۃ المسلمین و امامھم کہ مسلمانوں کی جماعت اور انکے امام کو لازم پکڑ - فتح الباری صفحہ ۳۱ جلد ۱۳ میں لکھا ہے : عن ابی مسعود انہ وصّٰی من سألہ لما قتل عثمان علیک بالجماعۃ و فان اللہ لم یکن لیجمع امۃ محمد علیٰ ضلالۃ وقال القوم المراد بالجماعۃ الصحابۃ دون من بعدھم وقال قوم المراد بھم اھل العلم

لان اللہ جعلہم حجۃ علی الخلق والناس تبع لہم فی امر الدین - یعنی ابو مسعود نے جب حضرت عثمانؓ قتل کئے گئے - ایک شخص کے پوچھنے پر اس کو وصیت کی کہ تو جماعت کو لازم پکڑ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو ضلالت پر جمع نہیں کرتا اور ایک قوم نے کہا - کہ جماعت سے مراد اہل علم ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلق پر حجت قرار دیا ہے اور لوگ دین کے معاملے میں ان کے تابع ہیں - پس حدیث مذکورہ میں جماعت سے مراد دینی جماعت ہے - یعنی دین کے معاملہ میں جماعت کو لازم پکڑ - اگر کوئی خلیفہ یا جماعت نہ ہو - تو باقی فرق کے مذہب کو اختیار نہ کرو - بلکہ اپنے دین پر ہی رہو - لیکن بادشاہ کی اطاعت تو خواہ حبشی بادشاہ ہو - مجوسی یا عیسائی ہو کرنی پڑیگی - پھر اگر یہ بات صحیح ہے کہ جو بادشاہ کو نہ پہچانے اور مخالفت پر تلا رہے - وہ جاہلیت کی موت مریگا - تو آپ یہ بتلائیں کہ یزید جو کہ ایک اسلامی بادشاہ تھا - اس کی مخالفت امام حسینؓ نے کی اور پھر اسی حالت میں قتل بھی کئے گئے - تو آپ کے ترجمہ کے لحاظ سے (نعوذ باللہ) وہ بھی جاہلیت کی موت مرے (اور یہ باطل ہے) پھر اسی طرح جو اور صحابہؓ حضرت حسینؓ کے ساتھ مرے ہونگے وہ بھی بقول آپ کے جاہلیت کی موت مرے - پھر مولویصاحب فرماتے ہیں کہ مجدد کا منکر کافر نہیں - اس لئے کہ وہ ایک مذہبی امام ہے - اور بادشاہ کا منکر کافر ہے - اس لئے وہ جاہلیت کی موت مریگا اس بات پر ہم مولویصاحب کی عقل کی داد دیتے ہیں - اور اس بات کے کہنے پر مجبور ہیں کہ ایسے نکتہ عمیق تک پہنچنا انہی کے ذہن رسا کا کام ہے - مجدد کو مذہب کا امام مانتے ہیں - مگر کہتے ہیں اسکا منکر جاہلیت کی موت نہیں مریگا - کیونکہ وہ لوگوں کی دینی اصلاح کرتا ہے - اور بادشاہ کا منکر کافر اور جاہلیت کی موت مرتا ہے کیونکہ وہ دنیوی اصلاح کرتا ہے - پس ان کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ جو امام دینی اصلاح کرے اسکا منکر کافر اور جاہلیت کی موت نہیں مرتا - اور جو دنیوی اصلاح کرے - اس کا منکر کافر اور جاہلیت کی موت مرتا ہے - اور جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ امام کے معنی لسان العرب والے نے وامام کل شیء قیمہ والمصلح لہ والقرآن امام المسلمین و سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام الائمۃ - لکھے ہیں اس لئے بقول ان کے قرآن کا منکر کافر اور جاہلیت کی موت نہیں مریگا لیکن یزید کا منکر جاہلیت کی موت مریگا - یہ ہے آپکے معنوں کا نتیجہ - مولوی صاحب اگر آپ ذرا قرآن ہی کھول کر پڑھ لیتے اور حدیث لم یبق من القرآن الا رسمہ - تو بعد کے فقرہ کے مصداق نہ ہوتے کہ قرآن مجید میں بھی کہیں امام کا لفظ استعمال ہوا ہے - اگر ہوا ہے - تو کن معنوں میں -

مولویصاحب! سپارہ اول میں ہی حضرت ابراہیمؑ کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے - قال انی جاعلک للناس اماما - قال ومن ذریتی قال لا ینال عہدی الظلمین - خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تجھے لوگوں کے لئے امام بنانیوالا ہوں امام کے کیا معنی ہوئے دنیوی بادشاہ؟ نہیں بلکہ مصلح اور قیم اور نبی کے ہوئے - کہ میں تجھے دنیا کی اصلاح کیلئے نبی اور رسول بنانیوالا ہوں - اس پر حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ میری ذریت سے بھی امام اور نبی بنانا - تو خدا تعالیٰ نے فرمایا - کہ ہاں جو نبوت کے لائق ہوگا اس کو تو بنایا جائیگا - لیکن یہ کہ ظالموں کو بھی امام بنایا جائے - یہ نہیں ہو سکتا - ظالموں کو امامت کا درجہ نہ ملنا صاف دلالت کرتا ہے - کہ امام سے مراد نبوت و رسالت ہے لیکن آپ کے معنوں کے لحاظ سے حضرت ابراہیمؑ کا منکر کافر اور جاہلیت کی موت نہیں مریگا - اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو امام الزمان دینی اصلاح کے لئے بنایا تھا - پھر یہ دعا - کہ ربنا ھب لنا من ازواجنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما - کی دعا کی ہے اس لئے کیا کرتے ہیں کہ پھر متقیوں کا دنیوی امام یا سیاسی امور میں بادشاہ بنا؟ یا یہ کہ دینی امور میں ولایت وغیرہ کا درجہ نصیب ہو - آگے پھر خدا تعالیٰ کا فرمانا - کہ وہ جنت کے غرفوں میں جگہ دیئے جائیں گے صاف دلالت کرتا ہے کہ امام سے دینی امام مراد ہے - پھر قرآن مجید میں کتاب الٰہی کو بھی امام کہا گیا ہے جیسے سورہ یٰس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے - وکل شیء احصینٰہ فی امام مبین - پس حدیث کے معنے بھی قرآن کے مطابق جب ہی بن سکتے ہیں جبکہ امام سے مراد دینی مصلح بن جائے تو دوسری طرف ہمیں جانیکی کیا ضرورت ہے الغرض اس حدیث کے معنی یہ ہونگے کہ جو امام الزمان یعنی نبی اور رسول اور جسکو دنیا کی دینی اصلاح کیلئے خدا تعالیٰ مبعوث کرتا ہے نہ مانے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے ورنہ آپکے معنوں کے لحاظ سے تو انبیاء اور رسولوں کا منکر اور کتاب الٰہی کا منکر جاہلیت کی موت نہیں مرتا کیونکہ وہ دینی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے ہیں اور دنیا کو سیدھے راستہ پر قائم کرتے ہیں اگر یہی آپ کا عقیدہ ہے تو بس ہو چکی نماز مصلے اٹھائیے ؎

(باقی آئندہ)

جلال الدین
یکے از طلبا مدرسہ احمدیہ قادیان

یورپ کی خبریں

ملک معظم کی طرف سے پیغام مبارکباد عارضی صلح کی شرائط پر دستخط ہو جانے کے بعد ملک معظم نے بھیجیم پریذیڈنٹ پوانکار شہنشاہ جاپان - پریزیڈنٹ ولسن - شاہان اٹالیہ وسرویا و رومانیہ - مانٹی نگرو - یونان - مصر - پرتگال - چین - برازیل اور کوریا کے تاجداروں کو مبارکباد کے تار روانہ کئے۔

افواج کے نام ملک معظم نے بری اور بحری اور ہوائی فوج کے نام بھی ایک پرجوش پیغام روانہ فرمایا ہے جس میں لکھا ہے کہ ۴ اگست ۱۹۱۴ء سے مجھے یہ یقین رہا ہے کہ ہماری بحری فوج آزمائش کے وقت سلطنت کیلئے یقیناً سپر کا کام دیگی۔

ملک معظم نے برطانیہ نوآبادیوں اور ہندوستان کی فوجوں کی تعریف فرمائی ہے۔

لنڈن میں اظہار مسرت لنڈن ۱۳ نومبر اخبارات نے فتح کے خاص نمبر شائع کئے ہیں۔ ملک معظم - ملکہ معظمہ - ملکی مدبروں اور بری اور بحری افسروں کا شکریہ ادا کیا گیا ہے کہ انہوں نے جمہوریت کی فتح حاصل کر کے سلطنت برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کو مدد دی ہے ان اخبارات کا بیان ہے کہ کسی بڑی طاقت پر اس سے زیادہ ذلت آمیز شرائط کبھی عائد نہیں کی گئیں جیسی کہ جرمنی پر ہوئی ہیں لیکن ایک ایسے دشمن کیلئے جس پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا یہ شرائط کچھ ایسی سخت نہیں۔

پیرس میں اظہار مسرت پیرس میں عارضی صلحنامہ کے معاہدے پر دستخط ہو جانیکا جشن دھوم دھام سے منایا گیا۔ بازاروں میں جھنڈے لگائے گئے گرجاؤں میں گھنٹے بجائے گئے رات کو تمام سرکاری عمارات میں چراغاں کیا گیا شاندار جلوس نکلے دھوم دھام کا غل لنڈن میں ٹیلیفون سے سنائی دیتا تھا۔

صلح کی خبریں میدان جنگ میں - لنڈن ۱۲ نومبر رائٹر کا نامہ نگار بیلجئم کی فوج کے مستقر سے اطلاع دیتا ہے کہ جب عارضی صلح کی شرائط پر دستخط ہو جانیکا اعلان کیا گیا ہے کوئی خاص جلوس نہیں نکالا گیا۔ لوگ ہشاش بشاش تھے خبر فوراً میدان جنگ کو پہنچائی گئی - فوجوں کو حکم دیا گیا کہ وہ لڑائی موقوف کر دیں۔ لیکن دشمن سے براہ راست تعلقات قائم نہ کریں۔

اتحادی بیڑا قسطنطنیہ میں - لنڈن ۱۳ نومبر امارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی بیڑا ۱۲ نومبر کو دردانیال سے گزر گیا برطانی اور ہندوستانی سپاہ قلعوں پر قبضہ کر لی گئی بیڑا قسطنطنیہ پہنچ گیا ہے۔

قیصر کی نظربندی - لنڈن ۱۳ نومبر ایمسٹرڈم معلوم ہوا ہے کہ قیصر نظربند کر دیا جائیگا۔

شہنشاہ آسٹریا نے بھی تخت چھوڑ دیا لنڈن ۱۲ نومبر وائنا کا پیغام مظہر ہے کہ شہنشاہ کارل تخت سے دست بردار ہو گیا ہے۔

شاہ سیکسنی تخت سے اتار دیئے گئے لنڈن ۱۱ نومبر برلن کا ایک سرکاری پیغام مظہر ہے کہ شاہ سیکسنی تخت سے اتار دئے گئے۔

گرینڈ ڈیوک آف اولڈنبرگ بھی تخت سے اتار دیئے گئے لنڈن ۱۱ نومبر کوپن ہیگن سے آنیوالا تار مظہر ہے کہ امیرک کا ایک پیغام ناقل ہے گرینڈ ڈیوک آف اولڈنبرگ تخت سے اتار دئے گئے۔

قیصر جرمنی ہالینڈ پہنچ گئے - لنڈن ۱۱ نومبر ایمسٹرڈم سے آنیوالا تار مظہر ہے کہ سرکاری طور سے اس کا اعلان کیا گیا ہے کہ سابق شہنشاہ جرمنی ہالینڈ پہنچ گئے ہیں۔ وزارت خارجیہ کے نمائندے ماسٹریکٹ گئے ہیں تاکہ قیصر کی رہائش کیلئے عارضی انتظامات کریں لیکن ہنوز یہ مسئلہ طے نہیں ہوا ہے۔

جرمنی کا پیغام پریزیڈنٹ ولسن کے نام لنڈن ۱۱ نومبر ایک لاسلکی جرمن سرکاری پیغام مظہر ہے کہ ڈاکٹر سولف نے مسٹر لینسنگ کو حسب ذیل پیغام بھیجا ہے۔

"جرمن گورنمنٹ نے جمہوریت کے مشترک مقاصد و اغراض کا احساس کرتے ہوئے امریکہ کے پریزیڈنٹ کو مخاطب کیا ہے اور درخواست کی ہے کہ وہ پریزیڈنٹ ولسن کے ان اصول پر جو انہیں مدنظر رہے ہیں۔ امن و امان قائم کر دیں ان اصول سے تمام اختلافی مسائل کا حل ہو جائیگا اور اقوام میں مستقل طور پر مصالحت ہو جائیگی۔ پریزیڈنٹ ولسن نے اعلان کیا تھا کہ وہ جرمن قوم سے جنگ کرنا نہیں چاہتے اور نہ جرمن گورنمنٹ کی مصالحانہ ترقی میں روک ڈالنا چاہتے ہیں جرمن گورنمنٹ کو التوائے جنگ کے شرائط موصول ہو گئی ہیں ۵ مہینوں کی ناکہ بندی کے بعد وسائل باربرداری کی حوالگی اور افواج کی مقبوضہ مقامات سے علیحدگی جرمنی کو خوراک سے محروم کر دیگی اور کروڑوں عورتیں اور بچے بھوکوں مر جائینگے خصوصاً اس حالت میں جبکہ ناکہ بندی کا سلسلہ جاری رہیگا ہم نے مجبوری ان شرائط کو تسلیم کر لیا ہے لیکن ہمیں یہ اپنا فرض معلوم ہوا کہ پریزیڈنٹ ولسن کی توجہ نہایت متانت اور صدق دل کیساتھ اس طرف مبذول کریں کہ اگر ان شرائط پر عمل ہوا تو جرمنوں میں ایسے جذبات پیدا ہونگے جو ان احساسات کے منافی ہیں جن پر اقوام کی معقول اور از سر نو ترتیب کا انحصار ہے اور جو انصافانہ اور پائدار صلح کی ضمانت کرتے ہیں اسلئے اس نازک وقت پر جرمن قوم پھر پریزیڈنٹ کو مخاطب کرتی ہے کہ وہ اتحادیوں پر انتہائی اثر ڈالیں گے کہ ان خوفناک شرائط میں کمی کی جائے"

ولیعہد جرمنی کے قتل کی افواہ لنڈن ۱۳ نومبر ایمسٹرڈم سے آنیوالا تار مظہر ہے کہ بروز یکشنبہ کراؤن پرنس کے جبکہ وہ سرحد پار جانیکی کوشش کر رہے تھے جرمن محافظین سے ایک جھڑپ میں گولی لگ گئی۔

ہنڈنبرگ کا عزم لنڈن ۱۱ نومبر ہنڈنبرگ نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے غنیم کی بڑھتی ہوئی تعداد ہمارے حلیفوں کی علیحدگی اور اقتصادی مشکلات کی وجہ سے گورنمنٹ نے التوائے جنگ کے سخت شرائط منظور کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے لیکن ہم نے نہایت وقار اور جرأت کے ساتھ اس جنگ کو چھوڑا ہے جس میں چار برس اور پانچ تک ہم نے تمام دنیا کے دشمنوں کی مزاحمت کی۔

قیصر پر مقدمہ چلانیکا مطالبہ لنڈن ۱۴ نومبر پیرس میں اس معاملہ میں سخت بحث ہو رہی ہے کہ قیصر کیساتھ کیا کیا جائے فرانسیسی اخبارات مطالبہ کرتے ہیں کہ قیصر پر آزاد اقوام کی عدالت میں لاکھوں جانوں کے قتل اور شہروں کے تاراج کرنیکا مقدمہ چلایا جائے اور انہیں ہستی خوشی آرام کرنیکا موقعہ نہ دینا چاہیئے۔

انور پاشا کی جماعت پر شدید الزامات لنڈن ۱۴ نومبر اطلاع ملی ہے کہ انور پاشا - طلعت پاشا - جمال پاشا اور ناظم پاشا فرار ہو گئے ہیں جنہیں سرکاری روپیہ کے غبن او